کی امریکہ سے در آمداد کا تناسب ۳.۷ ملین ڈالر رہا۔

ترکی کے سیکولرازم کے سب سے بڑے محافظ خود اس کے ۶ کروڑ ۲۰ لاکھ عوام ہیں۔ کمال اتاترک نے ۱۹۲۳ء میں جب سے ترکی کو ایک جدید اور سیکولر راستے پر لا کھڑا کیا ہے' ترکی کا رخ مغرب کی طرف ہے۔ ان کی ولولہ انگیز اصلاحات میں سے ایک رومن حروف تہجی کو ترک زبان میں رائج کرنے کا اقدام ہے۔ انہوں نے مذہبی مدارس بند کر دیئے اور ترک ٹوپی جو کہ اسلامی عثمانی سلطنت کی سرکاری علامت تھی' پہننے پر پابندی عائد کردی۔ طرفہ تماشا یہ ہے کہ لادینیت کا یہ جبری عمل رواداری کی اس ترک روایت سے انحراف تھا' جس پر عثمانی خلفاء کے دور میں بھی عمل کیا گیا۔ اگرچہ مذکورہ رواداری کی بھی حدود تھیں' جن کا مظاہرہ پہلی جنگ عظیم کے دوران سینکڑوں اور ہزاروں کی تعداد میں آرمینیائیوں کا قتل عام ہے۔ اگرچہ استنبول میں عیسائیوں کی تعداد تھوڑی ہے' لیکن وہ متعدد چرچوں میں باقاعدگی سے حاضری دیتے ہیں۔ تقسیم چوک کے قریب ڈچ چرچ اپنی بلندی کے باعث آسمان سے باتیں کرتا محسوس ہوتا ہے۔ استنبول میں یہودی زیادہ تر بلات کے علاقے میں یکجا ہیں۔ ان کا پس منظر ۱۵ ویں صدی عیسوی کے زمانے کا ہے' جب اسپین میں عیسائی عدالتوں نے انہیں احتساب و تعذیب کا نشانہ بنایا۔ تقریباً ۲۰ ہزار یہودی ترکی کو اپنا وطن قرار دیتے ہیں۔

Deroy Murdock, National Review, July 28, 1997. PP. 23-25

کردستان

☆☆☆☆

عثمانی دور میں جنوبی کردستان(15)

اگرچہ انیسویں صدی کے دوران قبائیلیت کرد سماجی تنظیموں کا ایک نمایاں پہلو تھا' اس دور میں سلطنت عثمانیہ میں ہونے والی تبدیلیوں نے کردسوسائٹی پر گہرے اثرات مرتب کئے۔ کرد شہزادے جنہوں نے کرد روایتی معاشروں پر صدیوں تک غلبہ برقرار رکھا' تباہ کردیئے گئے اور علاقے میں صوفی شیخ سب سے زیادہ طاقتور قوت بن کر ابھرے۔ عراقی کردستان (جنوبی کردستان) میں یہ گہری تبدیلیاں عراق میں عثمانی حکام کی طرف سے ۱۸۳۹ء اور ۱۸۷۶ء کے درمیان کی جانے والی اصلاحات (تنظیمات) کے نفاذ کا براہ راست نتیجہ تھیں۔

انیسویں صدی کے عراق میں کرد اور عرب قبائل میں کچھ مشترک خصائص تھے۔ تاہم کرد قبائل کی بعض صفات صرف انہی کی لئے مخصوص تھیں۔ کرد سردار اپنے عرب ہمعصروں کے مقابلے میں زیادہ جابر تھے۔ تنظیمات اور مدحت پاشا کی اصلاحات نے کرد معاشرے کے خصائص